

## معصومین(ع) کی ولادت کے اثبات اور نزول و ظہور کی رد میں ایک تحریر

<"xml encoding="UTF-8?>

معصومین کی ولادت کے اثبات اور نزول و ظہور کی رد میں ایک تحریر

بڑی مشہور کہاوت ہے کہ نیم حکیم خطرہ جان ----اسی طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ نیم ذاکر خطرہ ایمان----  
میں ذاکر با عمل کی بات نہیں کر رہا بلکہ ایسے ذاکر کی بات کر رہا ہوں جسے کسی مکتب کا کبھی رخ نہیں کیا  
لیکن خود کو منبر رسول ص پہ بیٹھنے کے قابل سمجھتا ہے اور نہ صرف لاابالی گفتگو کرتا ہے ساتھ ہی ساتھ  
الفاظ کا استعمال کر کے لوگوں کے ایمان و عقیدہ سے کھیلتا ہے ----اور اس طرح شیعوں میں تفرقہ بازی  
انجمان سازی، اور گروپ، پارٹیاں بن جاتی ہیں  
اور افسوس تو ان مومنین پر ہوتا ہے جو ان نیم ذاکروں کے الفاظ کا شکار ہو جاتے ہیں اور انہیں کی غلط باتوں کو  
اپنا عین عقیدہ واپسی سمجھ بیٹھتے ہیں -----

آج کل فتنہ پرور لوگ شیعیت میں ایک لفظی بحث چھیڑھوئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ معصوم کی ولادت نہیں  
بلکہ نزول اور ظہور ہوتا ہے ولادت تو ہم انسانوں کی ہوتی ہے  
آنے دیکھتے ہیں کہ کیا انکا عقیدہ درست ہے یا نہیں ؟

سب سے پہلے تو ہم یہ جانئے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان تفرقہ آور لوگوں کا ظہور یا نزول سے کیا مطلب ہے۔ یہ  
ٹوپی باز حضرات کہتے ہیں کہ معصومین(ع) کی ولادت نہیں ہو سکتی اور نہ ہی وہ اپنے اجداد کے اصلاب میں  
ہوتے ہیں اور نہ ہی وہ اپنی امہات (ماؤن) کے شکموم میں ہوتے ہیں اور نہ ہی ان کی ولادت ہوتی ہے۔ ان کے  
عقیدہ یہ ہے کہ معصومین(ع) آسمان سے ڈائیریکٹ نازل ہوتے ہیں اور شکموم اور ارحام میں نہیں ہوتے۔ ان کے  
باطل عقیدے کی دلیل میں کوئی صریح حدیث نہیں ہے،

البته قرآن کی ایک آیت میں جہاں نور کے نزول کی بات کی گئی ہے وہاں وہ نور سے مراد آئمہ(ع) لیتے ہیں جبکہ  
قرآن کے حکم کے مطابق یہاں نور سے مراد قرآن پاک ہے جو رسول اللہ(ص) کے ساتھ ہدایت کے لئے نازل کیا گیا۔  
اور اگر آئمہ(ع) مراد بھی ہیں تو اس حساب سے کہ وہ قرآن کی جیتی جاگتی تفسیر ہیں  
احادیث کی طرف جانے سے پہلے ہم اس نظریہ کے نقصانات کی طرف اشارہ کریں گے

- (1) جب ولادت کا انکار ہوگا تو شہادت کا بھی انکار ہوگا اور جو معصومین کی زیارتگاہیں (مثلاً کربلا و نجف) ان کو صرف ایک علامتی نشان سمجھا جائے گا،  
کیونکہ جب کوئی شہید ہی نہیں ہوا ہو، تو ان قبروں اور زیارتگاہوں میں آخر کون دفن ہے؟؟؟
- (2) دوسرا نقصان یہ ہے کہ ظہور و نزول کے قائل افراد کو زیارت وارثہ کا انکار کرنا پڑھے گا  
کیونکہ زیارت وارثہ میں معصوم نے فرمایا -

«أَشْهُدُ أَنَّكَ كُنْتَ نُورًا فِي الْأَضْلَابِ الشَّامِخَةِ وَ الْأَرْخَامِ الطَّاهِرَةِ لَمْ تَتَجَسَّكَ الْجَاهِلِيَّةُ بِأَنْجَاسِهَا وَ لَمْ تُلِبِّسْكَ الْمُذَلَّمَاتُ مِنْ ثَيَابِهَا»

میں گوابی دیتا ہوں کہ آپ بلندترین اصلاح اور پاکیزہ ترین ارحام میں نور الہی بن کر ریے  
یا اسی طرح

وَأَشْهَدُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوَى

اور میں گوابی دیتا ہوں کہ آپکی اولاد کے امام سب کلمہ تقوی ہیں-----

یہ بات یاد رہے کہ صلب، رحم اور اولاد کا تعلق ولادت سے ہوتا ہے جہاں ظہور و نزول ہو وہاں ان الفاظ کا استعمال نہیں کیا جاتا لہذا اس عقیدے کو ماننے کے لئے زیارت وارثہ کا انکار کرنا ضروری ہوجائے گا  
(3) رجب کی معصوم سے مروی دعا کا انکار کرنا پڑھ اسلئے کہ اس دعا میں بھی معصوم کے لئے لفظ ولادت استعمال کیا گیا ہے

شیخ نے روایت کی ہے کہ ناحیہ مقدسہ سے شیخ ابوالقاسم کے ذریعے سے رجب کی دونوں میں پڑھنے کے لیے  
یہ دعا صادر ہوئی۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِالْمَوْلُودَيْنِ فِي رَجَبٍ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلَىٰ الثَّانِي وَابْنِ  
عَلَىٰ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُنْتَخَبِ، وَتَقَرَّبُ بِهِمَا إِلَيْكَ خَيْرُ الْقُرْبَىٰ،

اے مبعود! ماہ رجب میں متولد ہونے والے دو مولودوں کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جو محمد (ع) بن علی ثانی  
امام محمد (ع) تھی<sup>۴</sup> اور ان کے  
فرزند علی (ع) بن محمد (ع) امام علی نقی (ع)<sup>۵</sup> بلند نسب والے ہیں ان دونوں کے واسطے سے تیرا بہترین تقریب  
چاہتا ہوں-----

(4) جب ولادت کا انکار ہوگا تو شہادت کا بھی انکار ہوگا اور جب شہادت کا انکار ہوگا تو ماننا پڑھ گا کہ امام  
کو شہید کرنے والا بھی کوئی نہیں ہوگا لہذا ظالمین کو برى الذمہ قرار دینے ہوگا

(5) وہ تمام زیارتیں اور دعائیں جو معارف و عقائد سے بھرپور ہیں اور جن میں لعن ذکر ہوئی ہے ان سے انکار  
کرنا ہوگا اسلئے کہ جب کسی نے شہید ہی نہیں کیا ہے تو لعن و طعن کیوں ؟؟

(6) جب ائمہ علیہم السلام پیداء ہی نہیں ہوتے ہیں تو نسل سادات کہاں سے وجود میں آگئی ؟؟ کیا تمام  
садات کا بھی ظہور ہوا ہے ؟ یا یہ کہ ایک بناؤٹی اور من گھڑٹ بات ہوگی لہذا اس عقیدے کے ماننے والے کو نسل  
садات سے انکار کرنا پڑھ گا

(7) حضرت علی علیہ السلام اور حضرت فاطمہ زبراء سلام اللہ علیہا اور امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ کے بارے میں  
جو روایات وارد ہوئی ہیں کہ: اپنی والدہ سے ان کے بطم میں گفتگو کیا کرتے تھے--- ان سب روایات سے انکار کرنا  
پڑھ گا

(8) جو معصوم کے ظہور کا عقیدہ رکھتے ہیں انکو عید میلاد النبی ص کا انکار کرنا پڑھ گا  
دنیا کے تمام مسلمان خواہ شیعہ ہوں یا اہلسنت تمام فرقے نبی کی ولادت کو عید میلاد النبی کے نام سے یاد  
کرتے ہیں کسی نے بھی آپکی ولادت کو نزول یا ظہور سے یاد نہیں کیا ہے  
لفظ مولید کا مصدر، ولد، ایک عربی لفظ ہے۔ جس کے معنی تولید، یا جنم دینا، یا وارث کے ہیں۔  
عصری دور میں مولد یا مولود لفظ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ولادت مبارکہ کو کہتے ہیں۔  
میلاد النبی کے دیگر نام مختلف ممالک میں:

عید المولڈ النبوی - ولادت حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم (عربی)

عبید میلاد النبی - ولادت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اردو)  
 عبید میلاد النبی - (بنگلادیش، سری لنکا، مالدیپ، جنوبی بھارت)  
 مولدالنبی - (مصری عربی)  
 المولد - تیونس عربی (تیونسی عربی)  
 مولود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (عربی)  
 مولد النبی : (عربی)  
 مولید الرسول : (ملائی)  
 مولید نبی : (انڈونیشیائی زبان)  
 مولود نبی : - (ملیشیائی)  
 مولیدی : - (سواحلی زبان، هاوسا زبان)  
 مولود شریف : - (Dari / اردو)  
 مولود این-نیووی ایشریف : - (الجیری)  
 مولود شریف / مولت شریف : (ترکی زبان)  
 مولود / مولود : - (بوسنین)  
 میولید : (البانوی)  
 میلاد پیغمبر اکرم : (فارسی)  
 مولود : (جاوانیس)

نبی جیانتی / مہا نبی جیانتی : (سنسکرت زبان، جنوبی ہند کی زبانیں).

یعنی کسی بھی زبان والی نے نبی اکرم کی ولادت کو ظہور و نزول سے یاد نہیں کیا ہے بلکہ ولادت ہی سے یاد کیا  
 ہے جو سب سچے مسلمانوں کا عقیدہ ہے اب جو لوگ ظہور مانتے ہیں وہ پہلے صدیوں سے چلتی آری عید  
 میلادالنبی کا انکار کریں اور اس کا نام تبدیل کرکے عید ظہورالنبی رکھیں  
 (9)-امام علی ع کی ایک ایسی فضیلت جسمیں ان کا کوئی ثانی نہیں یعنی  
 امام علی کے لقب مولود کعبہ سے انکار کرنا ہوگا -----

وُلَدٌ بِمَكَّةَ فِي الْبَيْتِ الْحَرَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ التَّالِثَّ عَشَرَ مِنْ شَهْرِ اللَّهِ الْأَصْمَمِ رَجَبٌ بَعْدَ عَامِ الْفِيلِ بِثَلَاثِينَ سَنَةً وَ لَمْ  
 يُولَدْ قَطُّ فِي بَيْتِ اللَّهِ تَعَالَى مَوْلُودٌ سِوَاهُ لَا قَبْلَهُ وَ لَا بَعْدَهُ وَ هَذِهِ فَضِيلَةٌ حَصَّهُ اللَّهُ تَعَالَى بِهَا إِجْلَالًا لِمَحْلِهِ وَ  
 مَنْزِلِهِ وَ إِعْلَاءً لِقَدْرِهِ

جبکہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب فاطمہ بنت اسد نے کعبہ کے پاس کھڑے بوکر  
 فرمایا---

وبهذا المولود الذي في أحشائي الذي يكلّمني ويؤنسني بحديثه، وأنا موقنة أنه إحدى آياتك ولدائلك لما يسرت  
 علي ولادتي-----

اور تجھے اس مولود کا واسطہ کہ جو میرے بطن میں ہے جو مجھ سے باتیں کرتا ہے میری تنهائی میں مجھ  
 سے گفتگو کرتا ہے مجھے یقین ہے یہ تیری نشانیوں میں سے ایک نشانی اور دلائل میں سے ایک دلیل ہے  
 اس نے مجھ پر ولادت کو آسان بنادیا ہے (- الأُمَالِيُّ لِلْطَّوْسِي: 706)

اسکے علاوہ تمام شعراں عرب نے امام کی آمد کو ولادت سے ہی یاد فرمایا ہے جیسا کہ ”سید حمیری رح نے کہا ولدته فی حرم الـلہ وامنہ \*\* والبیت حیث فناؤہ والمسجد بیضاء طاهرة الشیاب کریمة \*\* طابت وطاب ولیدہا والمولد

2 با شیخ حسین نجفی قدس سرہ نے فرمایا  
جعل اللہ بیتہ لعلی \*\* مولداً یا له علا لا یضاھی  
لم یشارکه فی الولادة فیه \*\* سید الرسل لا ولا نبیاھا

(مناقب آل أبي طالب: 23.)

3. الغدیر (6/29)

اہلسنت کے بڑے علماء، جیسے ابن صباغ مالکی 1، گنجی شافعی 2 شبلنگی 3 اور محمد بن ابی طلحہ شافعی 4 کہتے ہیں:

”ولم یولد فی الْبَیْتِ الْحَرَامَ قَبْلَهُ أَحَدٌ سَوَاهُ، وَهِيَ فَضْيْلَةُ خَصْهُ اللَّهُ تَعَالَى بِهَا اجْلَالًا لَهُ وَاعْلَاءُ لِمَرْتَبَتِهِ وَاظْهَارًا لِتَكْرِمَتِهِ۔“

”حضرت علی علیہ السلام سے پہلے کوئی بھی کعبہ میں پیدا نہیں ہوا تھا۔

. 1. الفصول المهم، ص ۱۲.

. 2. کفاية الطالب، ص ۳۶۱.

. 3. نور الابصار، ۷۶.

. 4. مطالب السؤل، ص ۱۱.

لہذا جابجا تمام لوگوں نے امام علی کے لئے ولادت کا ہی استعمال کیا ہے

(10)-اگر ولادت کو ظہور کے لفظ سے بدل دیا جائے تو سب سے بڑا نقصان یہ ہوگا کہ لوگوں کے ذہن میں امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کی ظہور کی جو خصوصیات ہیں وہ سب ختم ہو جائے گی آج تک جتنے علماء گذرے ہیں انہوں نے امام زمانہ عج کی ولادت کے بارے میں بحث کی ہے کہ کیا امام پیدا ہوئے ہیں یا نہیں یا بعد میں پیدا ہونگے جبکہ اکثر اہل تسنن مانتے ہیں کہ آپکی ولادت ہوچکی ہے جیسا کہ ابن خلکان م ۶۸۱ھ لکھتا ہے:

ابوالقاسم محمد ابن حسن عسکری ابن علی هادی ابن محمد جواد مذکورہ بالا شیعوں کے بارہ اماموں میں سے بارہوں امام ہیں کہ ان کا مشہور لقب ”حجت ریال“ ہے۔۔۔ ان کی ولادت جمعہ کے دن ۱۵/شعبان ۲۵۵ھ کو ہوئی ہے

لیکن ظہور کے بارے میں بے شمار احادیث مروی ہیں کہ آپکا ظہور آخری زمانے میں ہوگا لہذا اگر کچھ لوگ یہ مانتے ہیں کہ معصوم کا نزول یا ظہور ہوتا ہے انکو ماننا پڑتے گا کہ امام زمانہ ابھی پیدا نہیں ہوئے ہیں اسلئے کہ احادیث میں آخری زمانے کی پیشگوئی ہوئی ہے اور اگر کوئی اس بات کو نہیں مانتا تو وہ ان احادیث کا انکار کرے یا پھر یہ مانے کہ معصوم کی ولادت ہی ہوتی ہے نزول و ظہور نہیں  
(11) کتب معتبرہ کا انکار ----

کیونکہ اہل تشیع کی تمام کتابوں میں معصومین ع کے لئے ولادت کا استعمال ہوا ہے بعض علماء نے تو باقاعدہ اپنی کتابوں میں ائمہ کی ولادت کے باب تک قائم کئے ہیں لہذا معصوم کے ظہور کے معتقد افراد کو تمام کتب شیعہ کا انکاری ہونا پڑتے گا

آئیے اب چند روایات پیش کرکے اپنی بات کو ختم کرتا ہوں ---  
شیخ کلینی نے "اصول کافی" کی دوسری جلد میں باقاعدہ ایک باب بنایا ہے جس کا نام ہے:

"بَابُ مَوَالِيدِ الْأَئِمَّةِ" یعنی "کیفیت ولادت آئمہ(ع)"۔

گویا ہمیشہ سے شیعوں میں جو لفظ مستعمل رہا ہے وہ ولادت کا ہی رہا ہے، یہ بعد میں آنے والے اتنے عقلمند ہو گئے جو معرفت کی ایسی باتیں درک کر لیتے ہیں جن کو ان سے قبل کسی نے درک نہیں کیا ہوتا۔  
اس باب کی پہلی حدیث ہے جو کافی لمبی چوڑی ہے جس میں ابو بصیر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک سال امام صادق(ع) کے ساتھ حج کیا تو راستے میں ابواء کے مقام پر امام موسی کاظم(ع) کی ولادت ہوئی۔ اس میں خود ابو بصیر بھی بار بار ولادت کا لفظ استعمال کر رہے ہیں اور امام(ع) بھی۔ جب امام صادق(ع) واپس آئے تو اصحاب نے مبارکبادی دی تو امام(ع) نے بتایا کہ جب یہ مولود پیدا ہوا تو اس نے اپنا باتھ زمین پر رکھا اور آسمان کی طرف رخ کیا، پھر امام(ع) نے بتایا کہ یہ رسول اللہ(ص) اور ان کے تمام جانشینوں کی علامت ہوتی ہے۔  
امام(ع) پھر بتاتے ہیں کہ کیسے آئمہ(ع) کا نطفہ قرار پاتا ہے لیکن ہم اس پوری حدیث کا ذکر نہیں کریں گے کیونکہ یہ کافی طولانی حدیث ہے، امام(ع) پھر فرماتے ہیں:

وَإِذَا سَكَنَتِ النُّطْفَةُ فِي الرَّحْمِ أَرْبَعَةً أَشْهُرٍ وَأُنْثِيَ فِيهَا الرُّوحُ بَعْثَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَلَكًا يُقَالُ لَهُ حَيَوَانٌ  
فَكَتَبَ عَلَى عَصْدِهِ الْأَيْمَنِ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبْدَلٌ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَإِذَا وَقَعَ مِنْ  
بَطْنِ أُمِّهِ وَقَعَ وَاضِعًا يَدِيهِ عَلَى الْأَرْضِ رَافِعًا رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ

اور جب امام کا نطفہ رحم مادر میں قرار پائے چار مہینے گزر جاتے ہیں تو اس میں روح پیدا کی جاتی ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ ایک فرشتے کو مقرر کرتا ہوں جس کا نام حیوان ہے، جو (امام) کے دائیں بازو پر لکھتا ہے

**"وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبْدَلٌ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ"**

اور جب وہ اپنے ماں کے بطن سے باہر آتا ہے تو اپنا باتھ زمین پر رکھتا ہے اور اپنا سر آسمان کی طرف کرتا ہے۔  
اصول کافی جلد 2 صفحہ 225 روایت 1

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْحَسَنِ  
بْنِ رَاشِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا أَحَبَّ أَنْ يَخْلُقَ الْإِمَامَ أَمْرَ مَلَكًا فَأَخَذَ  
شَرِيكًا مِنْ مَاءِ تَحْتِ الْعَرْشِ فَيَسْقِيَهَا أَبَاهُ فَمَنْ ذَلِكَ يَخْلُقُ الْإِمَامَ فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَلَيْلَةً فِي بَطْنِ  
أُمِّهِ لَا يَسْمَعُ الصَّوْتَ ثُمَّ يَسْمَعُ بَعْدَ ذَلِكَ الْكَلَامَ فَإِذَا وُلِدَ بَعْثَ ذَلِكَ الْمَلَكَ فَيَكْتُبُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ  
صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبْدَلٌ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ فَإِذَا مَضَى الْإِمَامُ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ رُفِعَ لِهَذَا مَنَازِرِ مِنْ نُورٍ  
يَنْظُرُ بِهِ إِلَى أَعْمَالِ الْخَلَائِقِ فَيَهُدَا يَحْتَاجُ اللَّهُ عَلَى حَلْقِهِ

حسن بن راشد کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق(ع) کو کہتے سنا "الله تبارک و تعالیٰ جب امام کو خلق کرنا چاہتا ہے تو ایک فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ ایک شربت عرش کے نیچے سے لے کر امام کے والد کو پلائے۔ پس امام کی (جسمانی) خلقت اس شربت سے ہے۔ پھر چالیس شب و روز (امام) اپنی ماں کے شکم میں ہے اور اس دوران وہ کچھ سن نہیں سکتا، اور پھر ان کے کان سننے کے لئے کھل جاتے ہیں۔ اور جب ولادت ہوتی ہے تو اسی فرشتے کو مقرر کرتا ہے کہ اس کی آنکھوں کے بیچ میں لکھے

وَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَ عَدْلًا لَا مُبْدَلٌ لِكَلِمَاتِهِ وَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ .

اور پھر امام کو نور کا ایک مینار عطا کیا جاتا ہے جس سے وہ بندوں کے اعمال دیکھتا ہے اور جس کے ذریعے اللہ اپنے بندوں پر حجت تمام کرتا ہے۔

اصول کافی جلد 2 صفحہ 228 روایت 2

لیکن قارئین آپ خود مشاہدہ کریں کہ ان تمام روایتوں جگہ جگہ ولادت کا ہی لفظ استعمال ہوا ہے، اور کہیں پر بھی نزول یا ظہور کا لفظ موجود نہیں ہے۔ بلکہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آئمہ(ع) کی ظاہری جسمانی خلقت مان کے بطن میں ہی ہوتی ہے اور امام(ع) بھی اسی طرح تخلیق کے تمام مراحل سے گزرتا ہے جیسا کہ قرآن میں بیان کیا گیا ہے۔ البته ان کی ارواح پہلے سے خلق شده ہوتی ہیں اور ظاہر روایات سے یہی حاصل ہوتا ہے کہ مان کے بطن میں چار ماہ گزرنے کے بعد ان کی روح ان کے جسم میں منتقل کر دی جاتی ہے۔ ان تمام احادیث سے ظہور یا نزول کا عقیدہ رکھنے والوں کی بے پناہ تردید ہوتی ہے۔